بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

19 صفر 1424 ہجری 22 شہادت 1382 ہش 22 اپریل 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 12 اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے

اور جو تقویٰ طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بد بخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی۔ جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کیلئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے۔ اس عیال کیلئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہوں گے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگر چہ ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہیں اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں موقع دے تا وہ برکات صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جزام ہیں۔ میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھکر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے ہیں اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ انکی نظر پاک ہے نہ انکا دل پاک ہے اور نہ انکے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ انکے پیر کسی نیک کام کیلئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ در حقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور در حقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی میں آجاوے اور در حقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اس شخص کو کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوویں اور اسطرح پر دیکھنے کیلئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شاید ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا انکو ذلت سے مارے گا۔ کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ در حقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں اور وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ لندن صفحہ 78-77)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

عراق امریکہ جنگ — نئے زاویے نئے تجزیے!

((2))

بالآخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ جنگ کے اکیسویں روز اتحادی افواج بغداد کے شہر میں داخل ہوگئیں اور انہوں نے تھوڑی سی مزاحمت کے بعد بغداد پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی وہاں کے شہریوں کو لوٹ مار کی کھلی اجازت دے دی۔ گھروں، دکانوں کو لوٹا جانے لگا۔ صدام حسین کے مجسمے توڑے گئے اس کی تصویروں پر جوتوں کی بارش کی گئی اس موقع پر وہ آیت یاد آگئی جس میں قرآن مجید نے کسی غیر ملکی حاکم کے کسی شہر پر قابض ہونے کے متعلق نقشہ کھینچا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:-

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً (النمل :35)

کہ بادشاہ جب کسی بستی پر حملہ آور ہو کر داخل ہوتے ہیں تو وہاں فساد اور لوٹ مار برپا کر دیتے ہیں اور وہاں کے معززین کو ذلیل کر دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ امریکہ اس وقت دنیا کی واحد سپر پاور ہے اور تمام ممالک چاہے وہ غریب ہوں یا امیر اس کے اشاروں کو تسلیم کرنے میں ہی اپنی بھلائی تصور کرتے ہیں۔ عراق کے قضیہ کو ہی لے لیجئے عراق کی جنگ سے قبل جو ممالک اس پر حملہ کے خلاف تھے آج وہی امریکہ کو عراق جنگ کی کامیابی پر مبارکبادیاں بھیج رہے ہیں۔ دنیا پر ان دنوں وہ وقت آ گیا ہے جبکہ قانون کی بالادستی آہستہ آہستہ مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے اور اقوام متحدہ جیسا ادارہ بھی اب مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ دجال اور اس کے ہمنوا پوری دنیا پر اپنی طاقت کے بل بوطے پر کنٹرول کرلیں گے اور سب اس کی طاقت کے آگے بے بس ہوں گے۔ ٹھیک اسی طرح پوری دنیا نے شروع شروع میں عراق پر حملہ کی مخالفت کی تھی اور اسے ظلم قرار دیا تھا لیکن دجال اور اس کے ہمنواؤں نے کسی کی ایک نہ سنی اور جنگل کے درندوں کی طرح کسی ایک سبزی خور جانور کو باقیوں سے الگ کر کے اس پر حملہ کر دیا اور باقی جانور اپنے ایک ساتھی کی بے بسی اور ہلاکت پر سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ نہ کر سکے۔

عراق پر حملہ ''اصلاح'' کے حوالے سے کیا گیا تھا کہ صدام حسین کے پاس انسانی تباہی کے کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار ہیں اس لئے ان ہتھیاروں کے تباہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ صدام حسین اور اس کے نظام حکومت پر حملہ کر کے عراق اور تمام دنیا کو ان تباہ کن ہتھیاروں سے پاک کیا جائے اس پر اقوام متحدہ نے اپنے اسلحہ انسپکٹران بھجوائے اور ان انسپکٹران نے عراق میں ایسے ہتھیاروں کے نہ ہونے کے متعلق وضاحت دی باوجود اس کے امریکہ نے پہلے سے تیار شدہ سکیم کے مطابق عراق پر حملہ کر دیا اور لگاتار اکیس روز تک پورے عراق پر بالخصوص بغداد اور اس کے بڑے بڑے شہروں پر لگاتار ہوائی حملے کئے۔ جی ہاں ایسے حملے جن میں اسلحہ خانوں اور ہسپتالوں، فوجی ٹھکانوں اور معصوم عوام الناس کے گھروں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں تھا۔ نتیجۃً سینکڑوں لوگ روزانہ موت کا شکار ہونے لگے ہزاروں زخمی ہونے لگے پانی اور بجلی کا نظام ٹھپ ہو گیا دوائیاں ختم ہوگئیں ہسپتال بھر گئے صفائی کا انتظام مفقود ہو گیا ہاہا کار مچ گئی گھر منہدم ہو گئے اور لوگ ملبوں کے ڈھیر پر کھلے آسمان کے نیچے آ کر بیٹھ گئے۔ بالآخر اکیس روز کی لگاتار بمباری کے بعد بغداد پر اتحادی افواج کا قبضہ ہو گیا تو لوٹ مار کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ صدام کے محل لوٹے گئے عراقی حکام کی کوٹھیوں میں لٹیرے گھس گئے اور سب سامان اٹھا کر لے گئے نہیں معلوم یہ لوٹ صدام کے زوال کی خوشی میں تھی یا امریکہ کے استقبال کی خوشی میں اور یا پھر بغداد میں لاء اینڈ آرڈر نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی۔ کچھ بھی ہو اب تک امریکن فوج کو عراق میں وہ کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار کہیں بھی نظر نہیں آئے جن کا الزام صدام پر تھا کاش امریکہ اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹران کی بات مان لیتا تو عراق کی سرزمین پر اسقدر خون خرابہ نہ ہوتا۔ ہتھیاروں کی تلاش کے نام پر سارے عراق کو تہس نہس کر دیا گیا اور سالہا سال تک وہاں کے عوام کو تڑپنے، بلکنے اور آنسو بہانے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ امریکہ ایک بہت بڑے جنگی جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت وہاں کے حکمرانوں کو جنگی مجرم قرار دے کر ان پر مقدمہ چلایا جانا چاہئے۔ لیکن آخر یہ مقدمے چلائے گا کون کیا وہی اقوام متحدہ جس کے سب قوانین آج مفلوج اور بے بس ہو چکے ہیں۔

امریکہ اور اس کے ہمنوا چاہتے ہیں کہ دنیا اس اصل حقیقت کو بھول جائے کہ کس وجہ سے عراق پر حملہ کیا گیا تھا آج اس حقیقت پر پردہ ڈال کر، صدام حسین کو تاناشاہ بتا کر اور ایک ظالم ڈکٹیٹر بتا کر اس پر حملے کا جواز قائم کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کون سا ایسا ملک ہے جہاں کے عوام کا ایک حصہ اگر اپنے حکمرانوں سے خوش ہے تو دوسرا ناخوش نہیں ہے پھر کیا اس بات کو وجہ جواز بنا کر کسی بھی ملک پر حملہ کیا جا سکتا ہے اور کون سے ایسے قوانین ہیں جو اس کی اجازت دیتے ہیں؟

اس موقع پر ہم یہ کہنے سے رُک نہیں سکتے کہ صدام حسین اور اس کی پارٹی کو آج جو دن دیکھنے پڑ رہے ہیں دراصل وہ اس کے حقدار بھی تھے۔ یہ تمام تر واقعہ ثابت کرتا ہے کہ صدام حسین کے پاس اگر طاقت نہیں تھی تو عقل بھی بالکل ماری گئی تھی۔ عام طور پر جن کے پاس طاقت نہیں ہوتی وہ عقل استعمال کر کے طاقتور کے ظلم سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صدام ایک ایسا متکبر حکمران تھا کہ جو طاقت کے نہ ہونے کے باوجود متکبر تھا ایک عرصہ سے وہ خود کو ملکی اور بین الاقوامی کارکردگیوں سے الگ کر کے صرف عیش و آرام میں مصروف رہا دو سال سے کبھی کسی ملکی یا بین الاقوامی میٹنگ میں شامل نہ ہوا اس نے خود کو ایک ہوّا سا بنا لیا تھا۔ اپنے کئی ہمشکل تیار کر رکھے تھے اور کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی دنیا کو اس دھوکا میں رکھا کہ پتہ نہیں عراق میں صدام نے کون سا بھوت چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ جب ایک انسان خود کو ایسا الگ تھلگ اور عجیب نظر آنے والا بنا لیتا ہے تو پھر اس کو ایسے انجام کیلئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

یہ نہیں کہ عراق کی طاقت ایک دم ختم ہوگئی ہرگز ایسا نہیں ہے ایک زمانے تک عراق ایک طاقتور ملک بھی رہا ہے لیکن سوائے لڑنے اور اسلحہ جمع کرنے کے وہ کچھ نہیں کر سکا کئی سال ایران سے جنگ رہی جس نے ملک کو کمزور کر دیا اور باوجود کمزور ہونے کے کویت پر قبضہ کر کے امریکہ اور اسکے اتحادیوں کو خود پر حملہ کرنے کا موقع دے دیا۔ برادر اسلامی ملک کویت کے کنوؤں میں آگ لگا دی۔ کئی سال تک بین الاقوامی پابندیوں کا شکار رہا۔ ملک میں غربت اور بھکمری کا عالم رہا۔ اس کے باوجود کوئی ایسی حکمتِ عملی استعمال نہیں کر سکا جس سے وہ اپنے پر کئے جانے والے حملہ سے بچ سکتا۔ عجیب ستم ظریفی ہے کہ پڑوسی ممالک خاص طور پر مسلم ممالک بھی اس کو اس حکمت عملی کے لئے قائل نہ کر سکے بلکہ یوں لگتا ہے کہ پڑوسی ممالک نے بھی عراق کے وجود کو ایک عرصہ سے نظر انداز کر رکھا تھا۔

مسلم ممالک خاص طور پر عرب ممالک کو یاد رکھنا چاہئے کہ عراق پر حملہ کی انتہا دراصل ان پر کئے جانے والے حملوں کی ابتداء ہے۔ ایک طرف تو انہیں پہلے سے بڑھ کر امریکہ برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کے پٹھو بن کر رہنا ہوگا اکی ہاں میں ہاں ملانے اور چاپلوسی سے ہی زندگی کے دن کاٹنے ہوں گے۔ کیونکہ ان سب سے جس پر بھی اب حملہ ہوگا باقی کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا۔ امریکہ و برطانیہ کو خود پر مسلط کرنے کے علاوہ ان ممالک کو ایک بڑا بھاری نقصان یہ ہوا کہ ہر ملک میں ایسے انتہا پسند دستے تیار ہو چکے ہیں جو ایک طرف مغربی مفادات پر حملہ آور ہوں گے تو دوسری طرف مسلم ممالک کی اندرونی سلامتی کے لئے بھی خطرات کی گھنٹیاں بجاتے رہیں گے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک امریکن نواز شیعہ لیڈر کو نجف میں مسجد علی میں چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ ساتھ ہی امریکن فوجیوں پر بھی خودکش حملوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

آپسی نا اتفاقی، افتراق، بے چینی، انتہا پسندی، گروہی اختلافات، کدورتیں، قتل و غارت یہ وہ اختلافات ہیں جو دراصل خدا کے مامور کے انکار و استہزا کی وجہ سے بالخصوص مسلمانوں پر پے در پے نازل ہو رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (الانعام :160)

کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو فرقہ بندیوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی گروہ ہو گئے، اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

پھر اس فرقہ بندی کو عذاب کی شکل میں پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُم عَذَاباً مِنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعاً وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ (الانعام: 66)

یعنی تو کہہ دے اللہ قادر ہے کہ تم پر اوپر سے اور نیچے سے عذاب نازل کرے اور تم کو گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے عذاب کا مزہ چکھا دے۔

پس موجودہ وقت میں مسلمانوں کا فرقہ در فرقہ ہونا اور ایک فرقے کا دوسرے فرقہ پر حملہ آور ہونا یہاں تک کہ غیروں کو اپنوں پر حملے کرنے کی دعوت دینا ایک سخت قسم کا عذاب ہے۔ اور حسب آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلاً (بنی اسرائیل) یہ بات واضح ہے کہ عذاب اس وقت تک نازل نہیں ہوتا جب تک کہ خدا کا کوئی فرستادہ مبعوث نہ ہو چکا ہو۔

پس یاد رکھو کہ تم پر یہ طرح طرح کے عذاب اور حسب فرمان نبوی ''كلهم فى النار'' یعنی سوزش تفرقہ اور آتش جنگ میں مسلسل مبتلا رہنا خدا کے سچے فرستادہ کے انکار اور استہزاء کی وجہ سے ہی ہے۔ تم نے آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کے دامن کو نہیں تھاما نتیجہ یہ ہوا کہ دجال نے تمہارے گریبانوں کو تھام رکھا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (منیر احمد خادم)

توسیع میعاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہندوستان کے جملہ صوبائی امراء کے میعاد عہدہ میں 30 جون 2005ء تک کیلئے توسیع فرما دی ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر 03-3-8/176 خ میں ریکارڈ کر لیا ہے۔ تمام احباب جماعت مطلع رہیں۔ (قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کے کشوف آپ کے خادم اور غلامِ کامل مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف سے بہت بڑھ کر تھے اور ان میں جو پیشگوئیاں تھیں وہ بھی نہایت عظیم الشان تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد کشوف کا تذکرہ۔

یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دل کو ہر قسم کی حرص و ہوا سے خالی کردے

لڑکیوں کی شادیوں میں جہیز کو اہمیت نہ دیں۔ لڑکی اچھی صورت، اچھی سیرت کی ہو اس کے بعد کسی جہیز کا مطالبہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ بچیوں کی رخصتی کے تعلق میں آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۱۷؍جنوری ۲۰۰۳ء مطابق ۱۷؍صلح ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ. اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ الشوریٰ :آیت ۵۲)

اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے تعلق میں کشوف کا حال بیان ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے ایک خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کشوف کا ذکر تھا اور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشوف کا ذکر ہوگا۔ لیکن ایک فرق میں نمایاں طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کشوف خادم سے بہت بڑھ کے تھے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بہت بڑھ کے تھے اور ان کشوف میں جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ بھی نہایت عظیم الشان تھیں۔ یہانتک کہ قیصر و کسریٰ کی چابیاں آپ کو تھمائی گئیں اور اسی طرح اور بہت سے ایسے عظیم الشان کشوف تھے جن سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقام بہرحال آقا کا مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے غلام کامل سہی مگر پھر بھی بہرحال غلام تھے۔

کشوف کے ضمن میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو کشوف دیکھے ان میں دوسرے بھی شریک ہوئے۔ کئی ایسے کشوف تھے جن میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گواہی تھی مگر بہت کثرت سے ایسے کشوف تھے جو باقی سب کو بھی دکھائی دیئے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل کو جب کشف میں دیکھا تو اس کے ساتھ دوسرے گواہ بھی ہیں کہ کثرت سے انہوں نے بھی حضرت جبرائیل کو دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف میں مجھے ایسی کوئی بات دکھائی نہیں دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تک ہی محدود رہے مگر رسول اللہ ﷺ کے کشوف کے مطابق بہت کثرت کے ساتھ آپ کو وہ عظیم الشان فتوحات دکھائی گئیں جو حیرت انگیز طریق پر پوری ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشوف میں گھوڑوں پر سوار بادشاہوں کا بھی ذکر ہے۔ جس طرح ذکر ہے کہ وہ تیری اطاعت کریں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔ میں نے بھی وہ بادشاہ دیکھے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بادشاہ تھے اور بھی اب بادشاہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بہت ہی کثرت کے ساتھ افریقہ میں بادشاہوں کے بادشاہ بھی ایمان لے آئے ہیں۔ مگر جو بادشاہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیکھے تھے ان کی شان ہی نرالی تھی۔ کہاں قیصر و کسریٰ کے بادشاہ اور کہاں افریقہ کے غریب ملک کے بادشاہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشوف میں سے ایک آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

”ایک شخص سہج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا۔ اور امتحان میں پاس ہوگئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے۔ ایک دن میں اپنے چوبارے میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹنا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آکھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرادو۔ میں نے اُس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں۔ اور ساتھ ہی خداتعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہوگیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اُترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کی نوکری کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہوجائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے یا تیسرے دن خبر آگئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اس دنیا سے گزر گیا“۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

رؤیا صادقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں:۔

”رؤیا صادقہ میں کہ ایک کشفِ صریح کی قسم تھی۔ یہ معلوم کرایا گیا تھا کہ ایک کھتری ہندو بشمبر داس نامی جو اب تک قادیان میں بقید حیات موجود ہے، مقدمہ فوجداری سے بَری نہیں ہوگا مگر آدھی قید تخفیف ہوجائے گی۔ لیکن اس کا دوسرا ہم قید خوشحال نامی کہ وہ بھی اب تک قادیان میں زندہ موجود ہے، ساری قید بھگتے گا۔ سو اس جزوِ کشف کی نسبت یہ ابتلا پیش آیا کہ جب چیف کورٹ سے حسب پیشگوئی ایں عاجز مثلِ مقدمہ مذکورہ واپس آئی تو متعلقین مقدمہ نے اُس واپسی کو بریت پر حمل کر کے گاؤں میں یہ مشہور کردیا کہ دونوں ملزم جرم سے بَری ہوگئے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ رات کے وقت میں یہ خبر مشہور ہوئی اور یہ عاجز مسجد میں عشاء کی نماز پڑھنے کو تیار تھا کہ ایک نے نمازیوں میں سے بیان کیا کہ یہ خبر بازار میں پھیل رہی ہے اور ملزمان گاؤں میں آگئے ہیں۔ سو چونکہ یہ عاجز علانیہ لوگوں میں کہہ چکا تھا کہ دونوں مجرم ہرگز جرم سے بَری نہیں ہوں گے اس لئے جو کچھ غم اور قلق اور کرب اُس وقت گزرا سو گزرا۔ تب خدا نے کہ جو اس عاجز بندے کا ہر یک حال میں حامی ہے، نماز کے اوّل یا عین نماز میں بذریعہ الہام یہ بشارت دی: لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (خوف مت کر، تو ہی غالب رہے گا)۔ اور پھر فجر کو ظاہر ہوگیا کہ وہ خبر بَری ہونے کی سراسر جھوٹی تھی اور انجام کار وہی ظہور میں آیا کہ جو اس عاجز کو خبر دی گئی تھی۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۱۳۔ مطبوعہ ۱۹۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کشفی حالت میں حضرت مسیحؑ سے بھی ملاقات

کی۔فرماتے ہیں:

''تخمیناً دس برس کا عرصہ ہوا ہے جو میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا اور مسیح نے اور میں نے ایک جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلف اور بامحبت تھے کہ جیسے دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں۔اور بعد اس کے اسی مکان میں جہاں اب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھ رہا ہے، میں اور مسیح اور ایک اور کامل اور مکمل سید آل رسول دالان میں خوش دلی سے ایک عرصہ تک کھڑے رہے اور سید صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اس میں بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تھے اور حضرت خداوند تعالیٰ کی طرف سے ان کی کچھ تعریفیں لکھی ہوئی تھیں۔چنانچہ سید صاحب نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیح کو امت محمدیہ کے ان مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عند اللہ ان کے لئے مقرر ہیں اور اس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔سو جب پڑھتے پڑھتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھ تھوڑا ہی باقی رہا تب اس عاجز کا نام آیا جس میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔ هُوَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ فَكَادَ اَنْ يُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔یعنی وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔یہ اخیر فقرہ فَكَادَ اَنْ يُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ اسی وقت بطور الہام بھی القاء ہوا''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۸۰۔۲۸۱۔تذکرہ صفحہ ۱۴۔۱۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت باوا نانک کو بھی کشفی حالت میں دیکھا اور اس بات کا باوا نانک نے اقرار کیا کہ یہ جو لوگ میرے متعلق باتیں کرتے ہیں یہ مردار خور ہیں اور جھوٹی فضولیاں کرتے ہیں۔''......میں نے دیکھا ہے۔اسی وجہ سے میں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اس چشمے سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں۔اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی''۔(اشتہار مورخہ ۱۸/اپریل ۱۸۹۷ء۔تذکرہ مطبوعہ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۶)

''میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور مَیل اور کدورت ان میں سے پھینک دی''۔یہ ویسا ہی کشف ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا کہ فرشتوں نے لٹا کر آپ کا دل نکالا ہر قسم کی کثافت سے اسے پاک کر دیا۔

''اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا، اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔اور میں اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا''(تذکرہ۔صفحہ ۳۰ و ۳۱۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ:۔

میں نے کشفی طور پر سورۃ فاتحہ کو ایک گلاب کی صورت میں دیکھا، کھلے ہوئے گلاب کی طرح اسی طرح خوش رنگ اور اسی طرح اس میں سے خوشبو آ رہی تھی۔چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کی جو تفسیر لکھی ہے، وہ اسی گلاب والی خواب کی تعبیر میں اسی طرح لکھی ہے جیسے ایک کھلا ہوا گلاب ہو۔(تذکرہ۔صفحہ ۵۳ و ۵۴۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ جو تصحیح کر رہا ہوں کاپی کی یہ ابھی پوری طرح ہوئی نہیں تھی کہ مجھے کشفی طور پر چند اوراق دکھائے گئے جن میں لکھا تھا کہ ''فتح کا نقارہ بجے''۔''پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری، جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی۔اور سبز پوشاک تھی۔مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں۔اور تصویر کے یمین و یسار میں لکھا تھا ''حجۃ اللہ القادر وسلطان احمد مختار''۔یہ انیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ ہجری بمطابق ۲۲/اکتوبر ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۵۔۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

''ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ بعض احکام قضاء و قدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا۔اور پھر اُس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہٗ کے سامنے پیش کیا ہے۔اور یاد رکھنا چاہئے کہ مکاشفات اور رؤیا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفات جمالیہ یا جلالیہ الٰہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحب کشف کو نظر آ جاتے ہیں۔اور مجازی طور پر وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادر مطلق ہے۔اور یہ امر ارباب کشوف میں شائع و متعارف و معلوم الحقیقت ہے۔جس سے کوئی صاحب کشف انکار نہیں کر سکتا۔غرض وہی صفت جمال جو بعالم کشف قوت متخیلہ کے آگے ایسی دکھلائی دی تھی خداوند قادر مطلق ہے۔اُس ذات بیچون و بیچگون کے آگے وہ کتاب قضاء و قدر پیش کی گئی اور اُس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سُرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اُس سُرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سُرخی کا قلم کے مونہہ میں رہ گیا۔اُس سے اُس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دُور ہو گئی۔اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سُرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے۔چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔اور اُس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دو یا تین قطرہ سرخی کے اُن کی ٹوپی پر پڑے''۔اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جسم سے خون نکلا تھا لیکن سنوری صاحب کی ٹوپی پر کیسے جا پڑا اور اوپر چھت کی طرف دیکھا گیا تھا وہاں کوئی چھپکلی وغیرہ کوئی جانور ایسا نہیں تھا جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ اس کی دم کٹی ہے اس کا خون گرا ہے۔''پس وہ سُرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔اسی طرح اور کئی مکاشفات ہیں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے، مشاہدہ کیا گیا ہے''۔

(سرمہ چشم آریہ۔صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲۔حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عبداللہ سنوری صاحب نے وہ قمیص مانگ لی تھی جس پر سرخی کے نشان تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ گمان گزرا کہ اس سے بعد میں شرک نہ پیدا ہو اس لئے آپ نے شرط یہ لگائی کہ یہ قمیص تمہارے ساتھ ہی دفن ہوگی چنانچہ منشی عبداللہ سنوری صاحب اسی قمیص میں دفن کئے گئے۔

کشف ہے ۱۸۸۷ء کا فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک دوست انگریزی خواں نجف علی نام (جو کہ کابل بھی گیا تھا اور شاید اب بھی وہاں ہے) میرے پاس آیا اور اُس کے ہمراہ تحی مرزا خدا بخش صاحب بھی تھے۔ہم تینوں سیر کے لئے باہر گئے تو راستے میں کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ نجف علی نے میری مخالفت اور نفاق میں کچھ باتیں کی ہیں۔چنانچہ یہ کشف اُس کو سنایا گیا تو اُس نے اقرار کیا کہ یہ بات صحیح ہے''۔میں نے اسی طرح آپ کے خلاف باتیں کی تھیں۔(تذکرہ۔صفحہ ۱۴۸۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:''بارہا غوث اور قطب وقت میرے پر مکشوف کئے گئے جو میری عظمت مرتبت پر ایمان لائے ہیں اور لائیں گے''۔(تذکرہ۔صفحہ ۱۶۲۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)یعنی غوثوں کی قبر پر جو دعا کی گئی وہ قبریں پھٹیں اور وہ بزرگ نکلے اور باہر نکل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کیا۔

''ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

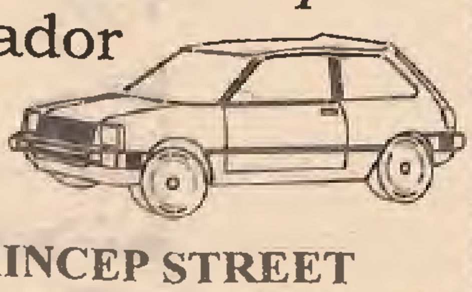

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

حراث (بڑا زمیندار) آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے، یہ خبر صحیح ہے۔ اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ یعنی اِن دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۱۷۶۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے" اس کے اعداد بنتے ہیں چار ہزار سات سو انتالیس برس تو ابتدائے دنیا سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال تک قمری حساب بعینہٖ اتنے ہی سال ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲۔ تذکرہ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ ۱۹۶۹)

"کشفی حالت میں اِس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا، مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چُپ رہا اور اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب مَیں نے اُس دوسرے کی طرف رجوع کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اُسے مَیں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اِس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا"۔ چنانچہ یہ پانچ ہزاری فوج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی ہے یہ اسی کشف کے نتیجے میں ملی ہے۔ یہ پانچ ہزار اُس زمانے میں تھے اب تو پھیل کر بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس سے مراد واقفین زندگی ہیں اور اب سب دنیا کا حساب لگائیں جس میں وقف کی روح کے ساتھ لوگ کام کر رہے ہیں تو وہ ایک لاکھ کے قریب بھی پہنچتے ہوں گے۔ " تب مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اُس وقت مَیں نے یہ آیت پڑھی: كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔"

(تذکرہ۔ صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۱ء "یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ جو کمال طغیان اس کا اُس سن ہجری میں شروع ہوگا جو آیت: وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ (یقیناً ہم اُس کو لے جانے پر قادر ہیں) میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲۷۴ ہجری۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۱۸۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء) یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ ہے۔

کشف ۱۸۹۱ء: "جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں، ان کے جنازے درست نہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اُس وقت چونکہ بغض وعداوت بڑھ گئی تھی، ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اُس وقت مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ مَیں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا کہ جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ۔ مَیں جناب باری سے آیا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ کیوں؟ اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ مَیں نے اُس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہوا تو مَیں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں، ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ معاً میری حالتِ کشف اس پر جاتی رہی۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۱۸۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

"ایک کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔"

(تذکرہ۔ صفحہ ۱۹۳۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

یہ محاورہ تو ایسا ہی ہے جیسے قرآن کریم میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے ﴿مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ کہ جب تو نے تیر چلایا یا کنکروں کی مٹھی پھینکی تو تو نے نہیں وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔ پھر فرماتا ہے: ﴿يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ﴾ ہاتھ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مومنوں کے ہاتھ پر تھا لیکن فرمایا اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ تو یہ محاورے ہوتے ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک شرک کیا جا رہا ہے۔

"چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے۔ تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے "غلام احمد قادیانی"۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبے قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے"۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ تذکرہ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۸۹۲ء میں ایک کشف ہے "بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے"۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۱۹۲۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۲ء: "میرے پر یہ کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب اُن کی روح رُوحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اُس نے جوش میں آ کر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اُس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو۔ سو اُس کو خدائے تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا اور اس میں مسیح کی ہمت اور سیرت اور روحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں بشدت اتصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنا قرارگاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا۔ پس ان معنوں سے اُس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا اور مسیح کے پُر جوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۲۰۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نزول۔

"اور مَیں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اُس نے کھایا۔ اور ایک دفعہ مَیں نے اس کو دیکھا اور اس فتنے کے بارے میں پوچھا جس میں اُس کی قوم مبتلا ہو گئی ہے۔ پس اُس پر دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اُس نے ذکر کیا اور اُس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ مَیں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بَری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں۔ پس مَیں نے اس کو ایک متواضع اور کسرِ نفسی کرنے والا آدمی پایا۔"

(تذکرہ۔ صفحہ ۲۵۳۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

فرماتے ہیں: "مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور مَیں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۲۹۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفی طور پر جو فتح کی حیرت انگیز خوشخبری دی گئی تھی اور جو بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا۔ اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نورِ ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلولِ انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگولین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرادیا ہے۔

سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ وہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ ۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایتِ الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے"۔

(انجام آتھم ۔صفحہ ۲۹۹، حاشیہ. تذکرہ صفحہ ۲۹۰۔۲۹۱، مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب یہ پیشگوئی تو اس شان کے ساتھ پوری ہوچکی ہے کہ کوئی انسان بد باطن ہی ہو تو اس کا انکار کرسکتا ہے۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" ایک ایسی کتاب ہے جس کے متعلق ٹالسٹائے نے اس زمانے میں یہ کہا تھا کہ کسی بہت ہی عظیم الشان انسان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب ہے ،کوئی معمولی کتاب نہیں۔ اور تمام دنیا میں اب بھی یہ کتاب اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو کشفی حالت میں وعدے کئے تھے وہ بعینہٖ اسی طرح پورے ہوئے ہیں۔

پھر ۱۸۹۷ء کا الہام ہے: "نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ ...... میں جو لفظ لَدُنْ کا ذکر ہے۔ اُس کی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لَدُنْ جہاں تجھے پہنچایا گیا، یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔" (تذکرہ. صفحہ ۲۹۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب انگلستان میں بھی ایک لُڈ گیٹ (Lud Gate) ہے جہاں مذہبی بحثیں ہوتی رہتی ہیں اور انگلستان کے لُڈ گیٹ کی تشریح مجھے سمجھ آئی ہے کہ یہی مراد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو لُڈ گیٹ پر بحثوں کے دوران عظیم الشان فتح نصیب ہوگی۔

"عالم کشف میں مَیں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا: یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ ۔ یعنی اے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔" (تذکرہ. صفحہ ۲۹۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ٹیکس لگانے کی بڑی کوششیں کی گئیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ دیکھا کہ ہندو تحصیلدار ہے بٹالہ کا جو تُلا ہوا ہے اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ٹیکس لگا کے چھوڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی طور پر یہ دیکھا کہ وہ ہندو تبدیل ہوگیا ہے اور اس کی جگہ ایک مسلمان تحصیلدار بنایا گیا ہے۔ اور وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو یہ کشف بتادیا گیا اور اس میں جو نام لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں انسپکٹر مدارس جموں وکشمیر بھی تھے، خواجہ جمال الدین صاحب بھی تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کی روشنی میں بعینہٖ ایسا ہوا، جس کی پیشگوئی اس کشف میں کی گئی تھی۔ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کو رپورٹ بھیج دی گئی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فیصلہ کردیا۔ (تذکرہ ۔ صفحہ ۳۱۸۔۳۱۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف ہے:

"ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک، کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کردی" (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶/مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷، تذکرہ صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ ۱۹۶۹)

اب مجھے نیوزی لینڈ میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بھی یہی رسم دیکھی۔ مجھے اس وقت سمجھ نہیں آئی کہ کیا قصہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت پڑھ کر مجھے پتہ چلا کہ پرانے زمانے کے لوگوں میں یہ رواج تھا۔ جب میں وہاں کے سرداروں سے ملا تو انہوں نے اٹھ کر میری پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی اور میری ناک کے ساتھ اپنی ناک رگڑی۔ یہ تعجب تو ہوا تھا اس وقت لیکن سمجھ نہیں آئی تھی۔ اب اس کشف کو پڑھ کر سمجھ آئی ہے کہ یہ پرانا رواج چلا آرہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے:-

"ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ، بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں۔ اور اُن کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکّے، بگھیاں، ٹم ٹم، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں، پیدل، اِس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۴ از مضمون پیر سراج الحق صاحبؓ۔ مندرجہ الحکم جلد ۶ ۔پرچہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۲ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَیں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے تُوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔" (تذکرہ صفحہ ۴۷۱) بہت ہی پیار کا اظہار ہے کہ اگر تو میرا ہوجائے تو سارا جگ ہی تیرا ہوجائے اور یہ بات درست ہے کہ جس کا اللہ ہوجائے پھر اس کا سارا جگ ہوجاتا ہے۔

اس ضمن میں مجھے خیال آیا کہ آپ کو یہ بھی سمجھا دوں کہ دعا کرتے وقت دعا یہ کرنی چاہئے کہ اللہ دل کو ہر قسم کے حرص اور ہوا سے خالی کردے۔ یہ بہترین دعا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کشمیر میں جاتے ہوئے آپ نے ایک فقیر کو دیکھا کہ لنگوٹی پہنے بیٹھا تھا اور بہت اچھل رہا تھا کہ بہت خوش ہوں آج تو مزا آگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے پوچھا، اس وقت خلیفہ نہیں تھے۔ حکیم نورالدین صاحب نے پوچھا کہ بتا تجھے کیا مل گیا وہی لنگوٹی جو پہلے ہوا کرتی تھی اور کچھ بھی نہیں تیرے پاس تو اتنی چھلانگیں کیا مار رہے ہو۔ اس نے کہا جدھیاں ساریاں مُراداں پوریاں ہوجان او خوش کیوں نہ ہوئے۔ انہوں نے کہا ساری مرادیں کیا پوری ہوئی ہیں۔ اس نے کہا جس کے دل میں مراد ہی کوئی نہ رہے، اس کی سب مرادیں پوری ہوجاتی ہیں۔ پس یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ دل حرص و ہوا سے خالی ہوجائے اور جو کچھ قناعت کا مقام ہے وہ انسان کو نصیب ہو۔

اب میں خلاصۃً ایک دکھی بچی کا خط آپ کو سنا دیتا ہوں۔ ایک بڑی دکھی بچی نے مجھے خط میں لکھا ہے کہ میری شادی ہوئی ہے اور میرے ماں باپ غریب تھے اس لئے زیادہ جہیز نہیں دے سکے۔ مجھے ہر وقت سسرال کی طرف سے یہ طعنے ملتے ہیں کہ یہ لڑکی لے کے کیا آئی ہے۔ پھوٹی کوڑی بھی اس کے پاس نہیں ہے۔ وہ کہتی ہے اتنا میرا دل دکھی ہوتا ہے کہ میں صرف آپ کو بتا رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرے دل پہ کیا بیتتی ہے؟ پس میں اس خطبے کے آخر پر احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اول تو جہیز کو اہمیت ہی نہ دیں کہ جس حالت میں کوئی غریب انسان ہے اسی حالت میں لڑکی کو رخصت کرے۔ لڑکی جہیز ہے، لڑکی کے کپڑے اس کے زیور جہیز نہیں ہیں۔ لڑکی اچھی صورت کی ہو، اچھی سیرت کی ہو تو اس سے بڑا جہیز اور کوئی نہیں ہے۔ پس لڑکی پر نگاہ رکھ کر اس سے شادی کریں۔ پہلے سے فیصلہ کرکے دیکھیں کہ لڑکی اچھی اور گھر کے قابل ہے کہ نہیں پھر اس کے بعد کسی جہیز کا مطالبہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر عمل کریں کہ کس طرح سادہ کپڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے۔ کوئی جہیز وغیرہ ساتھ نہیں گیا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ :: (12)

مقابلے کی طاقت نہیں ہو گی اس لئے دنیاوی ہتھیاروں سے ان کے مقابلے کی کوشش کا خیال بھی دل میں نہ لانا۔ یہ مسلم کی کتاب الفتن کی حدیث ہے۔ ہر شخص اس میں مطالعہ کرسکتا ہے۔ فرمایا: دعا کے ذریعے ہوگا جو کچھ ہوگا۔ خدا کی تقدیر ان کو مارے گی۔ اور خدا کی تقدیر یہ فیصلہ اس وقت کرے گی جب یہ **طاقتور قومیں** دنیا سے بدی کا فیصلہ کریں گی۔ چونکہ خدا نے دنیا کو نہتا کر رکھا ہے۔ مجبور کر رکھا ہے اور ایک طرف طاقتوں کو بدی کا موقعہ عطا کردیا ہے۔ اس لئے لازماً اپنے **کمزور بندوں کی حفاظت** کی ذمہ داری خدا تعالیٰ پر عائد ہوگی۔

پس اس کی آسمانی تائید کو حاصل کرنے کا ایک ہی **طریق** ہے کہ **خدا سے تعلق** جوڑا جائے اور جس حد تک ممکن ہو اپنے **نفوس کی اصلاح** کی جائے۔ **اسلام کے نام پر** آئندہ کبھی کوئی بدی اختیار نہ کی جائے۔ **Terrorism کا تصور ہی مسلمانوں کی لغت سے نکل** جانا چاہئے۔ شرارتیں کرنا اور دوسروں کو دکھ دے کر بعض مسائل کو زندہ رکھنا یہ جاہلانہ باتیں ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خود امن میں آجاؤ۔ خود اپنے تعلقات کو درست کرلو۔ غیر قوموں سے اپنے تعلقات کو درست کرو اور صبر کے ساتھ انتظار کرو پھر دیکھو کہ کس طرح خدا کی تقدیر دنیا کی ہر دوسری قوم کی تدبیر پر غالب آجائے گی۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

”احمدی سو فیصد سچے مسلمان ہیں، صادق مؤمن ہیں، ان کے سارے افعال عین اسلام کے مطابق ہیں“

ایک انصاف پسند غیر احمدی عالم کی حقیقت افروز تحریر

پروفیسر سعدین طیبی رہتاس بہار

”میں بالکل حنفی المسلک خانوادہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود میں مذہب میں بالکل آزاد خیال انسان ہوں۔ ”بدر“ میرے نام بہت دنوں سے آرہا ہے۔ میں اس کی عالمانہ تحریر اور تحقیق سے بے حد متاثر ہوں۔

خدا کرے آپ اپنے تبلیغ دین کے مقصد میں کامیاب ہوں اور بدر بھی ترقی کرتا جائے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اگر آپ سب کی یہی سرگرمیاں رہیں تو دنیا میں مذہبی اخبار صرف ”بدر“ رہ جائے اور دنیا میں صرف احمدی جماعت رہ جائے گی۔

علماء نے آپ کو جتنی اذیتیں پہنچائیں وہ سب تاریخ کا تاریک باب ہے لیکن اہل صدق وصفا کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوا ہے اور ہوتا رہے گا۔ صبر سے کام لیں۔

احمدی سچے مسلمان ہیں صادق مؤمن ہیں۔ ان کے سارے افعال واعمال عین اسلام کے موافق ہیں۔ ان کے کردار جذبہ دین سے سرشار ہیں۔ یہ مجسمۂ تسلیم ورضا ہیں۔ کٹر موحد ہیں۔ خلوص دل اور بے پناہ عقیدتوں کے ساتھ اتباع رسول ان کا ایمان وعمل ہے ان پر کفر شرک اور غیر مسلم کا فتویٰ سراسر غلط بے بنیاد اور بے دلیل ہے۔

لیکن پھر بھی علمائے ہند و پاک نے ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر ہی دیا۔ اس لئے علماء کی نظر میں احمدی اگر واقعی کافر ہیں تو میں خدائے عزوجل کی بارگاہ میں دُعا کروں گا کہ اے مالک اب تُو ایسے ہی کفر سے اپنی دنیا کو منور کردے جس کفر میں اعلائے کلمۃ اللہ ہو اور جس کفر میں اعلائے کلمہ اسلام ہو جس کفر میں خدا کے وجود اور اس کی وحدانیت پر یقین کامل ہو اور جس کفر میں خدا کے وجود اور اس کی وحدانیت کی عطر بیزیوں کو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ پھیلا دینے کا جذبہ ہو۔

جس کفر میں صوم وصلوٰۃ کی سختی سے پابندی ہوتی کہ اس جماعت (یعنی احمدی جماعت) کے کسی تارک صوم وصلوٰۃ پر سزا اور تعزیر تک مستوجب ہو جائے۔ جس کفر میں رسالت مآب اور ان کی حیات طیبہ اور سنت نبوی پر پروانہ وار نثار ہونے کا جذبہ ہو۔ اور جس کفر میں قدم قدم پر اتباع رسول کا جوش ہو۔ جس کفر کی ہر فکر ہر فلسفہ ہر تعزیر اور ہر وعظ میں خلافت راشدہ اور ائمہ اربعہ کا ذکر ہو۔ ان کی ہدایت کا جابجا حوالہ اور ان کی حیات مقدسہ کا ذکر خیر ہو۔

جس کفر کے دفتر صداقت اور سرچشمۂ وحدانیت ورسالت سے اسلام پر تیشہ زنی اور نشتر زنی کرنے والوں کا دندان شکن تحریری جواب دیا جائے۔ جس کفر میں آریہ سماجیوں اور دشمنان اسلام کے ایوان تنقید و تعصب کو ایک عظیم اور شہرہ آفاق تصنیف ”براہین احمدیہ“ کی شعلہ انگیز تحریری تیشہ زنی سے منہدم و مضروب کر دیا جائے۔ اور جس کفر میں انہیں دُشمنان اسلام سے صرف قرآن واحادیث کی روشنی میں مناظرہ ومباحثہ کیا جائے۔

احمدیوں کو غیر مسلم بھی کہا گیا—— اس لئے پھر یہاں بھی بارگاہ رب العزت میں دعائیں کروں گا کہ اس سفاک اور ظالم دنیا میں احمدی جیسے ہی غیر مسلم دنیا میں پھیل جائیں اور جلد جلد پھیل جائیں جن میں ساری صفات انسانی موجود ہیں۔ جو غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی سارے اسلامی شعائر کا مجموعہ ہیں۔ جن کے یہاں اپنا اسلامی طرز کا بیت المال ہے۔ اور جنہیں کردار وعمل کا ولولہ وجوش ہے۔ وہ غیر مسلم احمدی جن کی تقریر وتحریر بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے وہ غیر مسلم احمدی جن پر خطبہ کے پند وعظ کی ابتداء ”اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور حمد وثنا سے شروع ہوتی ہے۔ ایسے غیر مسلم احمدیوں کا چراغ ساری دنیا میں روشن ہو۔

شاید اسلام کی تاریخ (ابتدائی تاریخ) سے لیکر اب تک آپنے کبھی ایسا تضاد نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک جماعت کافر بھی ہو اور اپنی جبین نیاز جھکا کر سیکڑوں سجدے خدا کے حضور میں بجالاتی ہو اور پھر بھی کافر ہو۔ سارے ارکان اسلام پر یقین کامل رکھ کر اس کی نشر و اشاعت کا نیک عمل بھی بجالاتی ہو اور پھر بھی کافر ہو غیر مسلم ہو اور ملحد ہو۔ خدا کی پناہ ایسے فتووں پر۔

کیا ایک ایسی جماعت (احمدی جماعت) کافر اور غیر مسلم ہوسکتی ہے جو کفرستان کی طرف سے بڑھتے ہوئے ہر طوفانِ کفر والحاد کا بالا علان اور دندان شکن جواب دیتی ہو اور ناموس رسالت ووحدانیت کو بچانے کے لئے سارے دلائل اور براہین صرف قرآن و احادیث سے پیش کرتی ہو۔ ایسی جماعت علماء کے فتووں کے لحاظ سے کافر اور غیر مسلم ہوسکتی ہے لیکن اس کی وضع قطع اور لباس وپوشاک نہ یہود کی نقل ہو نہ نصاریٰ کی بلکہ خالص اسلامی ہو جن کے سروں پر عمامۂ اسلام جگمگا رہا ہوتا ہے۔

کیا کبھی آپ نے ایسا بھی تضاد دیکھا ہے کہ جنہیں کافر کہا جائے وہ حج کے فریضۂ عظیم کو بھی پورا کرتے ہوں۔ اور اسلامی عبادت کے اس چوتھے رکن پر نہایت ہی عالمانہ اور بصیرت افروز تقریریں بھی کرتے ہوں۔ کیا کبھی آپ نے ایسا تضاد بھی دیکھا ہے کہ ایک جماعت کافر ہو۔ غیر مسلم ہو اور اس پر بھی باوضو اور پاک وصاف ہوکر روضۂ اقدس کی جالیوں کو پکڑ کر رحمۃ للعالمین کے پائے مبارک پر ہاتھ پھیلا پھیلا کر مسلمانان عالم کی بقا و عافیت کے لئے ان کے نظر کرم کی بھیک مانگتی ہو۔

پھر اگر خدا رسول قرآن روزہ نماز حج زکوٰۃ اور سارے ارکانِ اسلامی اور شعار دینی پر یقین کامل رکھنے کے بعد بھی احمدی کافر ہیں تو میں چاہوں گا کہ اب ایسا ہی کفر ساری دنیا میں پھیل جائے تاکہ مذاہب عالم ایک نئی مذہبی اصطلاح سے متعارف ہوں اور یہ بات بھی ساری دنیا میں مشتہر ہو کہ یہ نئی ایجاد اور نئی اصطلاح احمدیوں کی طرف سے نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنے آپ کو سو سال سے سچے مسلمان کہتے آرہے ہیں بلکہ یہ اصطلاح ان علماء کی طرف سے وجود میں آئی جنہوں نے ایسے سچے مسلمان کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا موردِ الزام احمدی نہیں بلکہ صرف علماء ہیں۔ اور وہ اصطلاح کیا ہے یہی نہ کہ احمدی ”مسلم کافر ہیں“ یا ”کافر مسلم“ نعوذ باللہ—— نہیں غلط بالکل اتہام سراسر اتہام۔ یہ نہ کافر ہیں اور نہ غیر مسلم بلکہ سچے دیندار اور پاک باز مسلمان ہیں۔

احمدیوں پر کفر اور غیر مسلم کا فتویٰ صرف دینی تشدد ہے۔ احمدی نہ کافر ہیں نہ غیر مسلم بلکہ دنیا آج جس کفر و الحاد اور مادی ومغربی بے راہ روی میں مبتلا ہے اور حصول سیم وزر کے لئے بے حیائی سے ہر عیوب کے دریا عبور کرنے پر آمادہ ہے اور دنیا اس مادی ہوس میں جس دور سے گزر رہی ہے اس سے بچنے کے لئے سوائے احمدیت میں پناہ لینے کے کوئی دوسرا راستہ نہیں اور نہ اب اس کے بغیر ہم اسلامی امن واتحاد کا خواب دیکھ سکتے ہیں۔

ارے صاحب! دنیا کے مسلمانوں کو تو شکر بجالانا چاہئے کہ خدا نے ہمارے بیچ ایک ایسی زندہ دل جماعت بھیج کر ہمیں مستفید کیا ہے۔ احمدی جماعت مادیت اومغربیت کی کورانا تقلید کے خلاف ہمیشہ ڈٹی رہی اور کفر والحاد کے طوفان کے خلاف ہمیشہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنی رہی اور آئندہ بھی انشاء اللہ بنی رہے گی۔

اس لئے آخر میں ہند و پاک کے علماء سے گزارش کروں گا کہ وہ اب آپسی تکفیر آرائیوں سے پرہیز کریں ورنہ ہم دنیا میں اور بھی ذلیل وخوار ہوتے جائیں گے۔ اس ضمن میں یہاں سارے علمائے ہند و پاک سے ایک سوال بھی پوچھتا ہوں کہ جب امریکہ آج سے دس سال قبل عراق پر بموں کی بارش کر کے صدام حسین کے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا تھا اس وقت آپ سب کا فتویٰ کفر کا نعرہ کہاں دبا ہوا تھا؟ ابھی ایک سال پہلے مکار وعیار امریکہ اسامہ بن لادن کے بہانے افغانستان کو بمبار طیاروں سے نیست و نابود کر رہا تھا اس وقت ہند و پاک کے علماء کی شمشیریں نیام سے باہر کیوں نہیں آئیں۔

جب عراق اور افغانستان پر امریکہ اپنی صیہونی چالبازیوں سے اپنے 28 حلیف اور ہوا خواہ ممالک کی مدد سے بمباری کر رہا تھا اور ان دو مسلم ملک کے ذرے ذرے کو اپنے بموں کے دھنوؤں سے رنگ رہا تھا اس وقت علماء کرام نے کیوں نہیں صدائے احتجاج بلند کیا۔ اور امریکہ کی اس غاصبانہ حرکت پر سارے ممالک اسلامیہ کی خاموشیوں پر کیوں نہیں سینہ کوبیاں کیں کہ ایک بھی مسلم ملک صدام کے دوش ناتواں کا سہارا نہ بن سکا اور نہ اس کی لٹتی تباہ ہوتی ہوئی دنیا کو کوئی بچا سکا

لیکن اس وقت ان احمدیوں کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو دیکھ لیجئے بس یہی لگتا تھا کہ انہیں اللہ اگر طاقت سے نواز دیتا تو یہ خود امریکہ کے وجود کو صفحۂ ارضی سے ختم کر دیتے اور اب بھی ”بدر“ امریکہ اور دنیا کی ساری صیہونی اور طاغوتی حرکتوں پر تحریری اور تقریری صدائے احتجاج بلند کرنے کی جرأت دکھا رہے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ اقوام متحدہ ایسی ناکارہ بزدل اور متعصب ومسلم دشمن انجمن جب امریکہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکی تو احمدی بے چارے اپنے کو علماء کے فتویٰ کفر کی یورش سے بچائیں یا دنیا کے مسلمانوں کو امریکہ کی زد سے بچائیں۔

مشتاق درد عشق جگر بھی ہے دل بھی ہے
کھاؤں کدھر کی چوٹ بچاؤں کدھر کی چوٹ

بہر کیف احمدیوں سے میرے شدید تاثرات کا یہ اجمالی اظہار ہے انشاء اللہ آئندہ کسی شمارے میں احمدیوں سے اپنے تاثرات اور ان کی اسلامی سرگرمیوں پر تفصیلی گفتگو کروں گا۔ ☆

اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم سید بشیر احمد صاحب کو امیر صوبائی جھارکھنڈ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

تمام افراد جماعت احمدیہ صوبہ جھارکھنڈ سے گزارش ہے کہ مکرم سید بشیر احمد صاحب کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

مسجد کی اہمیت، فضیلت اور برکات

طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس کی تعلیم اتنی پیاری ہے کہ دنیا کے دوسرے مذاہب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے دنیا کے تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حرمت اور تقدس کو برقرار رکھنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور مسجد ایک ایسی جگہ ہے جو عالم انسانی کیلئے امن وسلامتی کا گہوارہ ہے اور تعلیم وتربیت سماجی ومعاشرتی اور روحانی واخلاقی قدروں کی آماجگاہ ہے عالم انسانیت کے ادب واحترام آزادی وحریت ذکر وفکر اور عبادت ومناجات کا مسکن ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد قیام عبادت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

اس لئے ضروری ہے کہ وہی جگہیں خدا کے حضور اعلیٰ اور محبوب ترین مقام ہیں جو اس مقصد کی تکمیل میں ممد ومعاون ہیں۔ پس مسجد وہ جگہ ہے جو حی وقیوم خدا کے تعلق کے باعث ابدی زندگی کی حامل ہے اور ان پر کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قیامت کے دن مسجدوں کے سوا ساری زمین فنا ہو جائے گی (کنزالعمال جلد 6 صفحہ 139)

یعنی وہ مقامات جو تعلق باللہ کی علامت ہیں ان کی برکتیں اور ان کے انوار ہمیشہ زندہ پائندہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا کے نور سے جلوہ گر ہوتے ہیں اور زمین کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

''مسجد ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ۔ اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہئے۔'' (دورہ مغرب صفحہ 544)

غرض مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں انسان جب ان میں داخل ہو تو اسے اس کا احترام اور ادب پوری طرح ملحوظ رکھنا چاہئے مساجد کی ایک شان اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے:-

مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا (سورۃ الحج)

کہ مساجد میں اللہ کا نام بڑی کثرت سے لیا جاتا ہے اور آنحضور صلعم کا بھی ارشاد ہے کہ:-

انما ھی لذکر اللہ تعالیٰ وقرأۃ القرآن (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

یعنی مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کیلئے ہوتی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو خدا کی عبادت کیلئے مخصوص ہین مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہ ہزارہا قسم کی بکواس کرتے ہیں آپس میں دُنیوی معاملات پر لڑتے جھگڑتے ہیں انہیں تو چاہئے تھا کہ جب تک مسجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آنکھیں تر رہتیں مگر وہ بجائے ذکر الٰہی کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں۔ تعجب آتا ہے کہ کیوں ابھی تک لوگوں کو اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں ہوئی کہ انہیں مساجد کا احترام کرنا چاہئے اور لغو باتوں کے بجائے ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارنا چاہئے (تفسیر کبیر سورۃ الفجر)

مساجد کی صفائی::

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

مسجد کی صفائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ذاتی طور پر دلچسپی لیتے تھے ایک دفعہ آپ نے مسجد میں دیوار پر دھبے دیکھے تو کھجور کی ٹہنی سے کھرچ کھرچ کر وہ تمام دھبے مٹائے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خوشبو کرنے کا بھی حکم دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ہوا تھا کہ ہر جمعہ مسجد نبوی صلعم کو دھونی سے خوشبو دی جائے حضرت نعیم بن عبد اللہ باقاعدگی سے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے اس لئے ان کا نام ہی نعیم مجمر (دھونی دینے والا) پڑ گیا۔

ظاہری صفائی اور زینت انسان کے باطن پر اثر انداز ہوتی ہے اور انسان ایک پاک صاف ماحول میں اپنے قادر مطلق کو یاد کرتا ہے تو اس کا دل ایک عجیب لذت اور اطمینان پاتا ہے اور درحقیقت مسجد کی زینت پاک دل نمازیوں سے ہوتی ہے۔

مساجد اور مسلمانوں کی حالت::

فیج اعوج کے دور میں جوں جوں مادی نعمتوں کی طرف رجحان بڑھتا چلا گیا تقویٰ کم ہوتا گیا مساجد کی وسعتیں بڑھنے لگیں مگر دل تنگ ہوتے چلے گئے روحانیت پست ہونے لگی نمازی گھٹتے گئے یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا جس کے متعلق رسول کریم صلعم نے فرمایا تھا کہ:-

مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

یعنی مساجد ہر قسم کے رنگ وروغن اور خوبصورتیوں سے مزین اور منقش ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔

مساجد کی روحانی زینت مسیح موعود کی آمد سے::

مساجد کو نئی زندگی عطا کرنے والا خدا کا مامور آیا جس نے قادیان کی چھوٹی سی مسجد سے دنیا کو توحید کی طرف بلایا اور خدا تعالیٰ نے اسے بشارت دی:-

مُبَارَكٌ وَمُبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُبَارَكٍ يُجْعَلُ فِيْهِ (براہین احمدیہ جلد 6 صفحہ 559)

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور اس میں کئے جانے والے ہر ایک امر میں برکت رکھ دی گئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اس مسجد میں ہوں گے چنانچہ اب تک اس مسجد میں بیٹھ کر ہزارہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں اس میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں اور اسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا نماز پڑھتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ (نزول مسیح صفحہ 147)

الحمد للہ ثم الحمد للہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت بفضلہ تعالیٰ 184 ممالک میں پھیل چکی ہے اور مسجد نبوی صلعم کی متابعت میں زمین کے چپے چپے پر مسجدیں بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

الغرض مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے کیونکہ مساجد کی زینت بلند میناروں سے نہیں بلکہ پاک دل والے نمازیوں سے ہوتی ہے اور یہی مساجد کی تعمیر کا اصل مدعا ہے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہر جگہ مسجد بنانے کی اور اس کی اہمیت وفضیلت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

آپ کے خطوط = آپ کی رائے

قادیان میں میونسپلٹی الیکشن

ہندوستان کے بٹوارے کے بعد احمدیوں کی آبادی قادیان میں صرف احمدیہ محلہ میں ہی سمٹ کر رہ گئی تھی۔ قادیان کی میونسپلٹی میں ہمیشہ ایک ہی احمدی بطور M.C چنے جاتے رہے ہیں۔ باقی 12 غیر مسلم بھائی M.C ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت وناظر اعلیٰ بھی تاحیات میونسپلٹی قادیان کے ممبر رہے ایک لمبا عرصہ تک اکیلے مسلم ممبر ہونے کے باوجود قادیان میونسپلٹی کے صدر کے طور پر انتہائی احسن رنگ میں خدمت کرتے رہے ہیں۔

اب چونکہ قادیان میں احمدیوں کی تعداد بھی دن بدن خدا کے فضل سے بڑھتی جا رہی ہے اس سال محلہ احمدیہ کے علاوہ Ward No.4 میں بھی ایک احمدی مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب کو 9-3-03 کو الیکشن میں کھڑے ہونے کا موقعہ ملا۔ اس وارڈ میں اگرچہ احمدیوں کی نسبت غیر مسلم لوگوں کے ووٹ زیادہ تھے پھر بھی موصوف نے 261 ووٹوں سے جیت حاصل کی۔ موصوف کو 718 ووٹ ملے جبکہ ان کے مخالف کو 457 ووٹ ملے۔ اتنے زیادہ مارجن سے کسی اور نے جیت حاصل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی جیت کو ان کے لئے جماعت کے لئے قادیان والوں کے لئے اور ان کے Ward کے مقیم شہریوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

بدقسمتی سے کچھ شرارت پسند عناصر نے اس موقع پر مذہبی تعصب پھیلا کر اور جھوٹا پروپیگنڈا کر کے غیر مسلم ووٹروں کو ورغلانے اور بہکانے کی کوشش کی۔ احمدیوں کی سوسالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت امن پسند رہی ہے اور ہمیشہ ایمانداری اور دیانتداری کو ترجیح دی ہے۔ اور قادیان کے احمدی بھی اس اصول پر عمل کرتے رہے ہیں۔ ہمارے پیارے خلیفہ کا فرمان ہے کہ ''Love for all hatred for none'' سب کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ جب کبھی بھی کسی طرح کی قدرتی آفات آئی ہیں جماعت نے بلا امتیاز مذہب وملت خدا کی مخلوق کی بے لوث خدمت کی ہے۔ دنیا میں پیار ہی ہے اور خدمت انسانیت ہے جو دل کو جیت سکتی ہے اور ایمانداری دیانتداری و سچائی ہے جو ملک کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ان کے علاوہ وارڈ نمبر 8 میں محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم رشید الدین پاشا صاحب صدر عمومی قادیان کو جماعت کی طرف سے متفقہ طور پر M.C نامزد کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ حلقہ عورتوں کے لئے خاص ہے اس لئے محترمہ موصوفہ کو جو نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے عہدہ پر فائز ہیں اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہردو کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور قادیان کی آبادی کی بہتر خدمت کی توفیق بخشے۔

(ڈاکٹر طارق احمد انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مبشر احمد صاحب گلبرگی آف یادگیر کرناٹک مورخہ 16-2-03 کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور موصی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے والد مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور والدہ اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ظفر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

بھونیشور کے معروف ثقافتی میلہ میں
جماعت احمدیہ کا بک سٹال

بھونیشور اڑیسہ کا ایک معروف شہر ہے اور راجدھانی ہے۔ یہاں پر ہر سال ماہ فروری میں ایک میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں مختلف صوبہ کے لوگ اپنی مکتوبات متعارف کروانے کیلئے سٹال لگواتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی یہ میلہ 26 فروری تا 7 مارچ لگایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے بھی کتابوں کا ایک سٹال لگایا۔ جس کے ذریعہ لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و دیگر مفید کتب بھی پیش کی گئیں۔ ہزاروں افراد نے اس سٹال کا مشاہدہ کیا اور حقیقی اسلام سے تعارف حاصل کیا۔ اس سٹال میں مختلف اوقات میں تشریف لانے والے زائرین میں ایک بھاری تعداد ہندو افراد کی تھی جنہوں نے اسلام احمدیت کی حقیقی اور حسین تعلیم پر مشتمل کتب میں بھرپور دلچسپی لی۔ زیادہ تر قرآن مجید کا اڑیہ ترجمہ فروخت ہوا ہے۔ کافی تعداد میں لٹریچر سے بھی استفادہ کیا گیا۔ اسی طرح بعض کٹر ہندو دوست اور گورنر اڑیسہ کی خدمت میں بھی لٹریچر دیا گیا۔ اس بک سٹال میں خدام اطفال و انصار نے دن رات ڈیوٹیاں دیں۔ مکرم سید مقتدر خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور نے مفید مشورے دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

صوبہ ہماچل میں نومبائعین کی تربیتی سرگرمیاں

صوبہ ہماچل کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا تربیتی و مختلف جماعتی امور سے متعلق دورہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ شاہ تلائی، ٹھٹھل، ڈنگوہ، الوہ، اندورہ، بیرہ، جندو، بڈھیڑہ، ہارولی، تھاکولی، کھبلی، ہرٹی، بالوگلو، نادون، سل، جینی وال، ڈنگولی، بسول، چناڑہ، پنجاور اوٹل، جاٹہ، خاجن موکی، ملانگر، ان جماعتوں میں 15 مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ جن میں نومبائعین و غیر احمدی و غیر مسلم احباب نے شرکت فرمائی۔ موضع جاٹا، بڈھیڑہ، ٹھٹھل، خاجن میں تربیتی جلسے کئے گئے۔

صوبہ ہماچل میں نماز عید امسال سولہ مقامات پر ادا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ جن میں سے چار مقامات پر پہلی بار نماز عید پڑھی گئی۔ خدا کے فضل سے کثیر تعداد میں نومبائعین نے نماز میں شرکت فرمائی۔

دوران ماہ صوبہ ہماچل سے کم و بیش چار ہزار نومبائعین، غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں نے جلسہ سالانہ قادیان 2003 میں شرکت کی۔ خدا کے فضل سے کئی لوگوں میں نیک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ٹھٹھل کے پردھان نے کئی لوگوں سے یہ بات کہی کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ آئندہ زمانے میں سب مذہب ختم ہو جائیں گے اور یہی ایک جماعت ہوگی جو ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(محمد نذیر مبشر سرکل انچارج ہماچل)

تماپور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ

بتاریخ 19 فروری 2003 بعد نماز مغرب و عشا ٹھیک 8 بجے احاطہ مسجد احمدیہ تماپور میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت احمدیہ تماپور نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک مکرم حافظ قاری محمد اسماعیل صاحب (نومبائعین) نے کی۔ عہد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم حاجی فیروز باشا صاحب علاقائی قائد شمالی کرناٹک نے دہرایا۔ اس کے بعد نظم مکرم کے شفیق احمد صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی ایم اے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج دیودرگ، مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ، مکرم کے سہیل احمد صاحب اور صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ تماپور)

سرکل کشن گنج راجستھان کے نومبائعین کی
جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ پہلی بار صوبہ راجستھان کے ضلع بارا کے متعدد مقامات کے نو مبائعین کو سرکل کشن گنج کی طرف سے مقدس جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی۔ بارا، کامتھا، بھنور گڑھ، کشن گنج، کوندا اور اکلیرا کے نومبائعین اور غیر مسلم اور زیر تبلیغ احباب نے 02-12-24 کو جماعتی روایات کے مطابق دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ لیکن علاقے کے مخالف مسلمانوں نے روکنے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ لیکن اللہ کے فضل سے نومبائعین پورے یقین کے ساتھ گئے اور جلسے کے تمام پروگرام کو دیکھا اور انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا۔ یہاں آکر مخالفوں کو سمجھا رہے ہیں اور احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو ثابت قدمی بخشے اور زیر تبلیغ افراد کو جلد از جلد احمدیت کی سچائی کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (میر عبدالحفیظ مبلغ و سرکل انچارج کشن گنج راجستھان)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گزشتہ دنوں بھارت کی مندرجہ ذیل لجنات کے تحت جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

تلاوت و نظم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ رپورٹیں خلاصۃً پیش خدمت ہیں:

لجنہ اماء اللہ جمشید پور: مورخہ 03-2-10 زیر صدارت محترمہ امۃ العزیز فضل صاحبہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ محترمہ امۃ الرحمٰن جمیل اور محترمہ امۃ العزیز فضل صاحبہ اور محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

اس اجلاس میں 10 غیر از جماعت خواتین اور نومبائع ممبرات نے بھی شرکت کی۔ آخر میں نومبائعات نے کلام محمود سے نظمیں اور بعنوان سیرت رسول کریمؐ تقاریر کیں۔ بخیر و خوبی اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

(صبیحہ جاوید سیکرٹری لجنہ)

لجنہ اماء اللہ سورب کرناٹک: مورخہ 03-1-13 کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ محترمہ نصیرہ بشیر صاحبہ، وجیہہ بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ الرقیب بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ چند ناصرات کی بچیوں عزیزہ عائشہ صدیقہ، سائرہ اور امۃ الصوفی نے سیرت آنحضرت ﷺ پر چھوٹی چھوٹی تقاریر کیں۔ آخر میں ایک کوئز کا پروگرام رکھا گیا جو بہت ہی دلچسپ رہا۔ الحمد للہ۔ (نصیرہ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ سورب)

لجنہ اماء اللہ شموگہ: مورخہ 03-1-16 کو جلسہ سیرت النبیؐ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صدر لجنہ شموگہ کے زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت نعت و حدیث کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ کے تعلق سے محترمہ امۃ العلیم جبین، امۃ الجمیل کوکب، امۃ الکلیم تحسین، امۃ الرشید جبین اور امۃ الرحیم مظہر نے مضامین پڑھے۔ جلسہ کے آخر میں فی البدیہہ کا پروگرام بھی رکھا گیا۔

دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پزیر ہوا۔ (فوزیہ مبینہ جنرل سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ ساگر: مورخہ 03-1-28 کو لجنہ اماء اللہ ساگر کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ ساگر منعقد ہوا۔ تلاوت قران کریم، عہد نامہ و حمد کے بعد مسلم النساء، شاکرہ بیگم، عزیزہ، امۃ البصیر، افضل النساء اور مبشرہ بیگم صاحبہ نے سیرت آں حضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا اور مجلس عاملہ کی میٹنگ کی بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پزیر ہوا۔ الحمد للہ (امۃ المتین فوزیہ جنرل سیکرٹری)

لجنہ محی الدین پور: مورخہ 02-8-30 کو لجنہ محی الدین پور کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ ہوا۔ تلاوت نظم عہد، حدیث سنانے کے بعد 2 تقاریر ہوئیں۔

اعلان نکاح و تقریب شادی

مکرم سید ضیاء نسیم صاحب زیدی ابن مکرم سید حفاظت حسین صاحب زیدی آف امریکہ کا نکاح عزیزہ روبینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید صاحب گنائی ساکن بھدروہ (جموں کشمیر) کے ساتھ مبلغ 250000 روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے مورخہ 28 فروری 2003 بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ 6 مارچ کو تقریب شادی و رخصتانہ مہمان خانہ قادیان میں ہی عمل میں آئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے دعا کرائی دعا کے بعد بارات بیوت الحمد کالونی میں دلہن کے حقیقی خالو مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ درویش کے مکان پر پہنچی۔ وہاں پر بھی مکرم قائم مقام امیر صاحب نے دعا کرائی۔ 10 مارچ 2003 بعد نماز عشاء محترم سید حفاظت حسین صاحب زیدی نے اپنے بیٹے عزیز سید ضیاء نسیم زیدی کی دعوت ولیمہ کا شاندار اہتمام کیا جس میں قادیان کے درویشان اور کل احمدی آبادی اور مضافات کے احمدی حضرات، شہر کے غیر مسلم معززین نے شمولیت کی۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر =/5000

۲)...... خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیدہ امۃ الباسط سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی 8 جنوری کو دُبئی میں عمل میں آئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے عزیزہ کو اپنی پرخلوص دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ قبل ازیں عزیزہ کا نکاح 31 راگست کو قادیان میں ہو چکا تھا۔ قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

اعانت بدر =/500 (سید شہامت علی درویش قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے

19ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب وبابرکت انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کو اپنا 19واں سالانہ اجتماع 5اور 6اکتوبر 2002ء کو مسجد بیت الھدیٰ سڈنی میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ آسٹریلیا بھر سے 253 خدام واطفال نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ خدام واطفال کے مقابلوں کے علاوہ پہلی مرتبہ سات سال سے کم عمر بچوں کے مختلف علمی وجسمانی مقابلے منعقد ہوئے۔ خدام واطفال نے جوش وخروش کے ساتھ اس اجتماع میں شرکت کی۔

اجتماع کے دوران مربی سلسلہ میلبورن محترم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے تقریر کی۔ 4اکتوبر بعد نماز مغرب و عشا مجلس شوریٰ ہوئی۔ اجتماع کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے خدام الاحمدیہ اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب قائد مجلس ایڈیلیڈ نے آسٹریلیا کے پرچم کو لہرانے کی سعادت پائی۔ اس موقعہ پر اطفال الاحمدیہ ایڈیلیڈ نے قومی ترانہ پیش کیا۔

15اکتوبر بروز ہفتہ::

اجتماع کے پہلے حصہ کی کاروائی مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کا رسمی آغاز ہوا۔ خدام الاحمدیہ کا عہد دہرانے کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ افتتاحی خطاب کے بعد اجتماع کے مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

اجتماع کے دوران نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جس کے بعد درس قرآن وحدیث دیا جاتا رہا۔

16اکتوبر بروز اتوار پہلا اجلاس::

اس اجلاس کی کاروائی خاکسار مسعود الرحمٰن ناظم اعلیٰ اجتماع کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مبلغ سلسلہ میلبورن نے خطاب کیا۔

اس تقریر کے بعد دینی معلومات کا پرچہ تقسیم کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب کی زیر صدارت مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اس اجتماع کا آخری اجلاس مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر ومبلغ انچارج آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔

(مسعود الرحمٰن ناظم اعلیٰ اجتماع)

دارالسلام تنزانیہ میں نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ تنزانیہ گزشتہ چند سال سے ہر چھ ماہ بعد ملکی سطح پر تربیتی کلاس کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال دوسری کلاس 30 ستمبر تا 4اکتوبر 2002ء کو دارالسلام میں منعقد ہوئی۔ یہ کلاس عموماً ہفتہ عشرہ کی ہوتی ہے لیکن امسال صوبہ کوسٹ کے صوبائی جلسہ سالانہ کی وجہ سے اسے جلد ختم کرنا پڑا۔

30 ستمبر کو صبح 9 بجے کلاس کا افتتاح خاکسار نے کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم پڑھے جانے کے بعد خاکسار نے حاضرین پر واضح کیا کہ ایسی کلاسز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں ہیں کہ احباب جماعت اور خاص طور پر نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے زیادہ سے زیادہ پروگرام کئے جائیں اور انہیں حقانیت احمدیت سے بھرپور طریق پر آگاہ کیا جائے۔ اسی مقصد کیلئے آپ کو بلایا گیا ہے۔ ان چند ایام سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

تدریس کا سلسلہ پانچ روز تک جاری رہا۔ روزانہ نماز تہجد باجماعت سے دن کا آغاز ہوتا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا جاتا۔ صبح نو بجے کلاس ہوتی اور دوپہر کے وقفے کے بعد تین بجے پھر تدریس ہوتی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد خاکسار حاضرین کے سوالوں کا جواب دیتا۔ پانچ مرکزی مبلغین سلسلہ اور دو معلمین نے تدریس میں حصہ لیا۔

خاکسار نے 14اکتوبر کو خطبہ جمعہ میں اس کلاس کے اختتام کا اعلان کیا شامل ہونیوالوں کو مبارک باد دی۔ اور مختلف ڈیوٹیاں دینے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

ملک بھر سے پرانے اور نئے احمدیوں سمیت 400 کی تعداد میں احباب نے اس کلاس سے فائدہ اٹھایا۔

(مظفر احمد درانی)

آل غانا احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس کا کامیاب انعقاد

جماعت احمدیہ غانا کا نوجوان طبقہ نہ صرف خدام الاحمدیہ کے پلیٹ فارم پر فعال اور مستعد ہے بلکہ سکولوں کالجوں اور یونی ورسٹیوں میں احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس غانا (A.M.S.U.G) کے نام سے چاق وچوبند ہے۔ اس یونین کے تحت ہر سال پہلے علاقائی سطح پر تربیتی ریلیاں منعقد ہوتی ہیں۔ اور پھر سال کے آخر پر ملکی سطح پر نیشنل ریلی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں پانچویں سالانہ کانفرنس Cape Cost میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع ''نوجوان طبقہ اور ڈسپلن۔ احمدیہ نقطہ نظر'' تھا۔ اس کانفرنس کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

یہ کانفرنس 14 اور 15 جون 2002ء کو یونی ورسٹی آف کیپ کوسٹ میں منعقد ہوئی۔ 14 جون کو رات گئے تک طلباء و طالبات ملک بھر کے مختلف حصوں سے گروہ در گروہ ABORA کی مسجد میں پہنچتے رہے۔ ABORA کیپ کوسٹ کا حصہ ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی دو منزلہ شاندار وسیع و عریض مسجد ہے۔ یہیں طلباء وطالبات کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کی اوپر کی منزل پر طالبات اور نچلی منزل پر طلباء کی رہائش کا انتظام تھا۔

15 جون بروز ہفتہ جماعتی روایات کے مطابق کانفرنس کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ تہجد کے بعد ''ضرورت نماز'' کے موضوع پر درس ہوا۔ نماز فجر کے بعد AMSUG کے ایک مستعد ممبر مکرم عبد النور وہاب صاحب نے AMSUG اور تبلیغ کے موضوع پر درس دیا۔ درس کے بعد طلباء میں پیغام رسانی کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

پہلا اجلاس::

پہلا اجلاس مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ کے بعد AMSUG کے نیشنل صدر Mr. Ahmad K. Boampong نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نے افتتاحی خطاب میں بتایا کہ Indiscipline کیا ہے۔ آپ نے طلباء کو تعلیمی میدان میں مسابقت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد ایک طالب علم نے ''سکولوں میں نظم وضبط کا فقدان اور احمدی طلباء کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچہ کے ہیڈ ماسٹر Mr. Dimbie Mumuni Issah نے ''کرپشن سماجی ومعاشی ترقی میں روک'' کے موضوع پر تقریر کی۔ سینئر سرکٹ مشنری مکرم احمد یوسف آڈوٹی صاحب نے ''حضرت امام مہدی کے بارہ میں پیشگوئیاں'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

کانفرنس میں ریجنل منسٹر خود تشریف نہ لا سکے لیکن ان کے ڈپٹی نے ان کی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔

شام تین بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب، نائب امیر ثانی کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب، نائب امیر اوّل نے تقریر کی۔

احمدیہ مسلم ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ بستان احمد، اکرا کی ہیڈ مسٹرس نے ''لباس اور رویہ میں حیا'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح ویسٹرن ریجن کے ڈائریکٹر آف ہیلتھ مکرم الحاج آئی بی محمد صاحب نے سائنس اور ٹیکنالوجی قرآنی نقطۂ نظر کے موضوع پر تقریر کی۔ اسکے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔

آخر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب یاسن نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ پانچویں سالانہ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر سے 700 طلباء وطالبات نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ (فہیم احمد خادم مبلغ غانا)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

20.03.03 To 09.04.03

عراق کی ڈائری

صدام ریجیم کا خاتمہ ::

عراق میں جنگ کے 21ویں روز ہی بغداد شہر میں صرف دو روز کی معمولی مزاحمت کے بعد ہی صدام حسین کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے جس کے بعد امریکن فوجی پورے شہر میں پھیل گئے۔ عوام کے صدام مخالف نعرے لگنے لگے پورے شہر میں لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

بغداد کے ہسپتال میں مریضوں کا حال ::

باخبر ذرائع کے مطابق بغداد کے ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں اور اب وہاں بیڈ وغیرہ کا انتظام بھی نہیں رہا دوائیوں کی شدید قلت ہے ڈاکٹر رات دن کام میں لگے ہوئے ہیں اور زخمیوں کی تعداد میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے مریضوں میں اکثر بچے عورتیں اور بوڑھے ہیں جو کہ درد سے چلا رہے ہیں ان کی صحیح دیکھ بھال نہیں ہو رہی ہے کیونکہ ادویات کا مناسب انتظام نہیں ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی سیاست جنگ کو کس بناء پر ناگزیر سمجھی ::

دنیا جانتی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کو یہ خوف تھا کہ عراق کے پاس مہلک ہتھیار ہیں وہ کسی بھی وقت انہیں استعمال کرسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اتحادی فوج نے پوری تحقیق کے بعد ہی عراق پر حملہ کیا بات دراصل یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے ذریعہ سینکڑوں مرتبہ یو این او کے انسپکٹران نے عراق کا چپہ چپہ چھان مارا انہیں کہیں کچھ بھی نہ ملا جب ہنس بلکس اور محمد البرادی نے رپورٹ دی کہ عراق کے پاس مہلک ہتھیار نہیں تو امریکہ نے موقعہ کو غنیمت جان کر عراق پر دھاوا بول دیا ورنہ کبھی بھی امریکی اور برطانوی افواج جرأت نہ کرتی کہ وہ شہروں کے اندر داخل ہوجاتی چونکہ عراقی فوج نے اب تک کچھ بھی مہلک ہتھیار استعمال نہ کیا اس لئے بلا خوف ہوکر فوجیں شہروں میں گھس گئیں۔

کیا اتحادی فوجوں نے غاصبانہ حملہ کیا ہے ؟::

ہاں یہ غاصبانہ حملہ ہے اور بالکل ناجائز اور یو این او کے اصولوں اور جنیوا سمجھوتہ کے بالکل خلاف ہے دنیا کی کوئی حکومت اس کو جائز قرار نہیں دیتی ہے کیونکہ جن امور کے پیش نظر حملہ کیا گیا اب تک اتحادی فوجیں اس میں ناکام نظر آئیں اور آج تک کیمیکل ہتھیاروں کا کوئی ذخیرہ دستیاب نہ ہوسکا۔

کیا عراق میں منصفانہ حکومت قائم ہوگی ::

تجزیہ نگاروں اور ماہرین کی رائے یہ ہے کہ یہ کام بہت مشکل اور پیچیدہ ہے البتہ جسکی لاٹھی اس کی بھینس کے تحت امریکہ زبردستی اپنی پسندیدہ حکومت کو تشکیل دے سکتا ہے اور دنیا کو دکھانے کے لئے وہ عراقیوں کے دل جیتنے کے لئے تمام حربے استعمال کرے گا اور یہ دکھانے کی کوشش کرے گا کہ وہ عراقیوں کا بہت ہمدرد اور غمخوار ہے۔ حدیث کے مطابق یہ سب دجال کے حربے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت خبردار کیا تھا کہ اس کے جال میں نہ پھنسنا لیکن افسوس کی بات ہے کہ مسلمان اس کے جال میں پھنس رہے ہیں لیکن دجال سے نجات دلانے والے امام مہدی و مسیح موعود کی ان کو تلاش نہیں ہے۔

کیا عراق میں امن قائم ہوگا ::

عراق میں امن قائم ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ امریکہ اور برطانیہ نے عراق میں نفرت کا بیج اس رنگ میں بو دیا کہ آنے والی نسلیں اور قومیں اسے کبھی بھی بھول نہیں سکتیں مستقبل میں آنے والی نئی پود جن کے سامنے عراقی سرزمین کو بمباری سے چھلنی کر دیا گیا اور وہاں کی عوام کو بے دردی سے مارا گیا اور ان کے والدین بہن بھائی رشتے دار جوان کے سامنے بمباری کی زد میں آئے کیسے اس واقعہ کو بھول سکتے ہیں۔

تجزیہ نگاروں کے مطابق اب عرب دنیا میں دہشت گردی میں اضافہ ہوگا اور امریکہ اور برطانیہ کے لئے ایک نئی مصیبت کھڑی ہوگی۔ اتحادی فوجوں نے عراق میں ظالمانہ کاروائیاں کر کے مسلم دنیا کے ساتھ اپنے ملک کے شہریوں کے دلوں کو بھی دُکھا دیا یہی وجہ ہے کہ وہ بھی جنگ کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔

یو این او نے اعتبار کھو دیا ہے شمالی کوریا نے کسی بھی یو این او ریزولیوشن کو ماننے سے انکار کیا ہے ::

اتحادی فوجوں نے یو این او کی اجازت کے بغیر عراق پر حملہ کیا اور وہاں کی عوام پر بمباری کا قہر برپا کیا اقوام متحدہ 21 دن تک تماشہ دیکھتی رہی اس جنگ کی نہ مذمت کی گئی نہ اسے روکا گیا اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یو این او امریکہ کے اشاروں پر ہی چلتا ہے اب جبکہ امریکی اور برطانوی فوجوں نے بہت سے شہروں پر قبضہ کرلیا ہے تو یو این او کو اب اجلاس بلانے کا خیال آیا یہ محض دنیا کو دکھانے کے لئے ہے بلکہ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والی بات ہے اب یہ انصاف کا ادارہ بالکل نام کا رہ گیا ہے اور یو این او نے بالکل اعتبار کھو دیا اب دنیا میں من مانی شروع ہوگی اور حالات بہت خطرناک ہوسکتے ہیں۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

☆------☆------☆

مسودات سے متعلق ایڈیٹر بدر سے اور مالی امور سے متعلق مینیجر بدر سے خط و کتابت کریں۔☆

دولت کے گھمنڈ طاقت کے نشے وہ لمحوں میں لے جاتا ہے

پھر جنگ کے بادل گھر آئے ☆ پھر موت کے سائے لہرائے
پھر ظلم نے بازو پھیلائے ☆ پھر آگ نے شعلے برسائے
پھر دُور کے ملکوں سے آکر ☆ غیروں نے تماشے دکھلائے
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

پھر بھوک اُگے گی کھیتوں میں ☆ پھر آگ لگے گی سینوں میں
پھر دھول اُڑے گی گھر گھر میں ☆ پھر دال بٹے گی جوتوں میں
پھر راکٹ، بم، میزائل، توپ ☆ سب آن گریں گے پلکوں میں
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

وہ کون تھا کس کا بھائی تھا ☆ میدان میں جس کا خون گرا
وہ کون تھی ، کس کا سہاگ لُٹا ☆ وہ کون تھا کس کا پیار، پیا
وہ کونسی ماں کا جایا تھا ☆ جو سرحد پار شہید ہوا
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

تم آگ کے شعلے لاتے ہو ☆ مظلوموں پر برسانے کو
تم موت کے ساماں کرتے ہو ☆ معصوموں کو تڑپانے کو
پر یاد رہے کچھ تم میں سے ☆ آئے ہیں یہیں مرجانے کو
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

تم جنگ و جدل کے دلدادہ ☆ تم کیا جانو انسانوں کو
نازاں ہو تیز جہازوں پر ☆ جو چھوتے ہیں آسمانوں کو
ہے ظلم نہتوں سے لڑنا ☆ معلوم نہیں نادانوں کو
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

کیوں بھول گئے آکاش پرے ☆ اک اور خدا بھی رہتا ہے
جو ظلم تمہارے دیکھتا ہے ☆ جو سب کچھ سنتا جانتا ہے
دولت کے گھمنڈ طاقت کے نشے ☆ وہ لمحوں میں لے جاتا ہے
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

اے دیر و حرم کے رکھوالو ☆ کچھ جوش دکھاؤ ہوش کرو
سب جھگڑے، حیلے، طنز، جبر ☆ آپس کے ذرا فراموش کرو
کچھ صبر، دعا سے، زاری سے ☆ توپوں کی گرج خاموش کرو
اے دنیا والو ہوش کرو
تم آج ہو کل مٹ جاؤ گے

(محمد ہاشم سعید لندن)

ولادت:: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے اس کی کامل صحت و سلامتی نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر =/50

(محمد نور عالم معلم سکم)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 | 22 April 2003 | Issue No.16

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

مغربی عیسائی اقوام کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی قیمتی نصائح

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ مارچ 1991ء میں مغربی عیسائی اقوام اور ان کے سربراہان کو چند بیش قیمت نصائح سے نوازا ہے ـــــ ملاحظہ فرمائیں.....(ادارہ)....

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے اس کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ حدیث تو بہت طویل ہے، میں اس میں سے صرف چند فقرے یہاں آپ کے سامنے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ کہ وہ شام اور عراق کے درمیان کے علاقے سے ظاہر ہوگا۔ دائیں بائیں جدھر رخ کرے گا قتل و غارت کا بازار گرم کرتا چلا جائے گا" پھر فرمایا: اس میں ایسے ابر باراں کی سی تیزی ہوگی جسے پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو (جیسے آج کل کے جیٹ (Jet) ہوائی جہاز اڑتے ہیں)

پھر فرمایا کہ "ایسے ہی حالات میں اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو مبعوث فرمائے گا اور انہیں بذریعہ وحی یہ خبر دے گا کہ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ کہ میں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں"

پھر مزید فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو برپا کرے گا اور وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ پھلانگتے ہوئے گزر جائیں گے" فرمایا: یاجوج ماجوج کی اس ٹڈی دل فوج کے اگلے حصے، فَیَمُرُّ اَوَائِلُھُمْ عَلٰی بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْھَا بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور جب اس فوج کا آخری حصہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا وہ اب کہاں گیا۔ ان روح فرسا حالات میں نبی اللہ مسیح موعود، علیہ السلام اور آپ کے ساتھی، رضی اللہ عنہم، اللہ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِھِمْ اور یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کردے گا" (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن باب ذکر الدجال) جو بڑے پیمانے پر تیزی سے ان کی ہلاکت کا موجب بنیں گے۔

پھر ایک دوسری حدیث میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم فرماتے ہیں

لَمْ تَظْھَرِ الْفَاحِشَۃُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِھَا اِلَّا فَشَا فِیْھِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِھِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب العقوبات)

یعنی اگر کوئی قوم جنسی بے حیائی میں مبتلا ہو جائے اور اس کی نمائش کرے تو اس میں ایک قسم کی طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے جو ان سے پہلوں میں کبھی نہیں پھیلی۔

یہ وہ حدیث ہے جو خصوصیت کے ساتھ Aids کی بیماری کی طرف کھلے کھلے لفظوں میں اشارہ کر رہی ہے اور یہ Aids وہ بیماری ہے جسے ایک قسم کی طاعون کہا جاتا ہے اور یہ وہ بیماری ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے کبھی دنیا میں نہیں پھیلی۔

دلچسپ بات ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کو بھی خدا تعالیٰ نے ایک نئی قسم کی طاعون پھیلنے کی خبر دی تھی۔ یہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کا الہام ہے فرماتے ہیں۔

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی (تذکرہ صفحہ ۷۰۵)

پس ایک یہ ہلاکت ہے جو آج نہیں تو کل مقدر ہے۔ اگر ان قوموں نے اپنی اصلاح نہ کی تو ان کی بد اعمالیوں کے نہایت خوفناک نتائج نکلیں گے۔ اس موقعہ پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ انذاری یعنی ڈرانے والی پیشگوئیاں ہمیشہ مشروط ہوتی ہیں خواہ ظاہری لفظوں میں شرط کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ اس کی واضح مثال حضرت یونس کے واقعہ میں ملتی ہے کہ ایک قطعی پیشگوئی ان کی قوم کی توبہ اور گریہ و زاری سے ٹل گئی۔

پس اسرائیل کی تباہی یا بقا کا فیصلہ اگرچہ آسمان پر ہوگا لیکن اگر یہود کے معتدل مزاج اور امن پسند عناصر انتہا پسند صیہونیوں پر غلبہ حاصل کرلیں اور ان کی سرشت میں داخل بہیمانہ انتقام پسندی کے پنجے کاٹ دیں اور بحیثیت قوم، یہود یہ انقلابی فیصلہ کرلیں کہ مسلمان ہوں یا عیسائی، ہر دوسری قوم سے انصاف بلکہ احسان کا معاملہ کریں گے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جیسا کہ قرآن کریم میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے احسان کا سلوک فرمائے گا اور مسلمان بھی ان کے ساتھ عدل اور احسان کا سلوک کریں گے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ملاں کی سرشت اسلام کی سرشت نہیں۔ قرآن اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے جو سرشت مسلمان کو بخشی ہے اس میں انتقام نہیں بلکہ عفو اور بخشش اور رحم کا جذبہ غالب ہے۔

عیسائی مغربی قوموں کو بھی میں خلوص دل سے یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ قرآن اور احادیث میں مندرج پیشگوئیوں میں آپ کے لئے جن عبرتناک سزاؤں کا ذکر ملتا ہے انہیں حقارت اور استہزاء کی نظر سے نہ دیکھیں۔ آسمانی نوشتے کبھی ذہنی چالاکیوں سے ٹالے نہیں جاسکتے۔ اگر ٹالے جاسکتے ہیں تو سچی توبہ اور استغفار اور پاک تبدیلی سے۔ اگر ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت جو اس کے غضب پر حاوی ہے ہر مقدر سزا کو ٹالنے یا کالعدم کرنے پر قادر ہے۔

پس ضروری ہے کہ اپنی سیاسی اور اقتصادی اور اخلاقی اور معاشرتی طرز فکر میں بنیادی تبدیلی پیدا کریں۔ ہر میدان میں بلا استثناء عدل کے تقاضوں کو قومی اور نسلی مفادات کے تقاضوں پر غالب کریں۔ غریب اور کمزور قوموں سے حسن سلوک کریں۔ اگر اسلام قبول نہیں کرسکتے تو کم سے کم توراۃ اور انجیل کی پاکیزہ تعلیم ہی کی طرف لوٹیں اور اپنی تہذیب کو ہر لحظہ بڑھتی ہوئی بے حیائی سے پاک کریں۔ اگر آپ ایسا کریں تو آپ کی تقدیر شر، تقدیر خیر میں بدل جائے گی اور اہل اسلام اور دوسرے بنی نوع انسان کے ساتھ مل کر آپ کو ایک نظام نو کی تعمیر کی توفیق ملے گی اور انسان کا امن عالم کا خواب حقیقت میں ڈھل جائے گا۔

اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نظام کہنہ تو بہرحال مٹایا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سی قوموں کی عظمتیں بھی مٹا دی جائیں گی اور ہمیشہ کے لئے ان کی جاہ و حشمت خاک میں مل جائے گی۔ مگر میری تو یہی تمنا اور یہی دعا ہے کہ نظام جہان نو، تباہ شدہ قوموں کے کھنڈرات پر نہیں بلکہ تبدیل شدہ اور اصلاح پذیر قوموں کی آب و گل سے تعمیر کیا جائے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہمیں تو ہمارے خدا نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ تم کمزور ہو۔ چودہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے یہ نصیحت فرما دی تھی کہ خدا نے اتنی بڑی بڑی قومیں آئندہ نکالنی ہیں کہ دنیا میں کسی انسان کو ان کے

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

ضمیمہ ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ 22 اپریل 2003ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ £ یا 40 امریکن ڈالر بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ £

19 صفر 1424 ہجری 22 شہادت 1382 ہش 22 اپریل 2003ء

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ فَاَجِرْنِيْ فِيهَا وَ اَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور دعا مانگے کہ اے میرے اللہ میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں مجھے اس کا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ میں خیر اور برکت مجھے عطا کر۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ○ ...... (سورة الفجر)

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام

امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو اور وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا میں مذکور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے خود سامان فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

ربوہ: 19 اپریل 2003 - انتہائی رنج و غم اور دکھ کے ساتھ تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آج مورخہ 19 اپریل 2003ء صبح ساڑھے نو بجے (لندن وقت) سیدنا و مولانا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے دل اس صدمہ اور غم سے چور ہیں۔ مگر ہم اپنے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہتے ہیں کہ ہمارے دل محزون ہیں اور ہماری آنکھیں اشک بار ہیں۔ لیکن ہم اسی میں راضی ہیں جس میں ہمارے خدا کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس غم اور صدمے کو پورے صبر، ثبات قدم اور حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جماعتی زندگی کی اس نہایت مشکل گھڑی میں اور اس نازک اور کٹھن مرحلے پر جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ کی طرح اب بھی ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے وفا کے تمام تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا میں مذکور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے خود سامان فرمائے۔ آمین۔ ہمیں یقین ہے اور کامل یقین ہے اور ہمارا سو سال سے زیادہ عرصہ کا تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کبھی جماعت احمدیہ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔ اب بھی وہی خدا ہمارا حامی اور مددگار اور محافظ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

مرزا مسرور احمد

(مرزا مسرور احمد)

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

19-4-2003